اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ نستعین.........

چند محسوسات و معروضاتِ غیر فقیہانہ

مئی ۲۰۰۴ء میں پہلی بار برطانیہ جانے کا اتفاق ہوا، بریڈفورڈ کی کلچرل اینڈ ایجوکیشنل ایسوسی ایشن نے ہماری میزبانی کی اور ویزا سے لیکر سفر وحضر خرچ تک کا اہتمام کیا۔ چنانچہ ہم ایک شام، شامِ مقدس کی راہ سے عازم برطانیہ ہوئے۔ یہ ہم نے شامِ مقدس اس لئے کہا کہ حضور ﷺ نے شام کے لئے دعاء فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا اللھم بارك فی شامنا، (اے اللہ ہمارے شام میں برکتیں عطا فرما) اور ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی کی دعاء رد نہیں کی جاتی۔

دوم یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے بین الاقوامی سفر اگر کوئی کیا ہے تو وہ شام کا ہے۔ یوں بھی شام کی شان دیگر امصار و بلاد کی بنسبت ہمارے نزدیک زیادہ ہوتی ہے۔

سوم یہ کہ شام مسکنِ انبیاء و شہداء و صالحین رہا ہے اور مدفنِ نبیین و صدیقین و شہداء و اولیاء ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ یہ تاریخی اعتبار سے مرکزِ علم و علماء رہا ہے اور اب بھی اس کی باقیات سے خالی نہیں۔

چنانچہ ایک ہفتہ شام میں گزار کر ہم برطانیہ پہنچے۔ مشاہداتِ سفرِ شام کسی دوسرے موقع پر بیان کئے جائیں گے سرِ دست یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی کو روحانی و وجدانی کیفیات میں رہ کر علمِ دین حاصل کرنا ہو تو وہ پاکستان کے بعد شام کا رخ ضرور کرے۔ اور اگر کسی کو کتابی ذوق ہو اور عربی زبان سے وہ آشنا ہو تو اس کے ذوق کی تکمیل کا سامان اب بھی اہلِ شام کے پاس ہے۔ اللھم زد فزد وبارك فی شامنا.......

برطانیہ میں میلاد و سیرت النبی ﷺ کے عنوان سے ان دنوں محافل و مجالس کا غلغلہ تھا۔ اور لندن، مانچسٹر، برمنگھم، نوٹنگھم، بریڈفورڈ، اولڈہیم، بولٹن، لوٹن، لیڈز، آکسفورڈ، اور اسکاٹ لینڈ کے مرکزی شہر گلاسکو اور اڈنبرا تک میں محافل نعت و مجالس سیرت تسلسل کے ساتھ ہو رہی تھیں۔ مجھے بریڈ فورڈ کی اسلامک اینڈ ایجوکیشنل سوسائٹی کے اسلامک سنٹر میں ڈیلی لیکچرز کے علاوہ مختلف شہروں میں میلاد و سیرت کے پروگرامز میں شرکت کی دعوت احباب نے دی تھی۔ انگریزوں کے ملک میں ان جلسوں میں سب سے اہم بات جو میں نے محسوس کی وہ یہ کہ پاکستان کے ایک دور افتادہ علاقے کھڑی شریف کے

ایک بزرگ حضرت میاں محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان یہاں بہت عام ہے۔ شاید ہی کوئی محفل ایسی ہو جس میں ان کا عارفانہ کلام ہیر وارث شاہ کی طرح، ایک مخصوص لے اور طرز سے نہ پڑھا جاتا ہو۔ اور اگر میں غلطی پر نہیں تو یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ جس محفل میں ان کا کلام نہ پڑھا جائے اسے یہاں کے لوگ ایک بے مزہ سی محفل قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ یہاں وہی مقرر عمدہ ہے جو عمدگی کے ساتھ سیف الملوک پڑھنا جانتا ہے۔ اور وہی نعت خوان خوش الحان ہے جو خوش الحانی سے میاں صاحب کا کلام پیش کرنا جانتا ہو۔ اس کلام کی عجب تاثیر ہے کہ اچھے خاصے پڑھے لکھے عالم، مدرس، محقق، دانشور، اور کتابی کیڑے قسم کے کتاب بیں اور لکھاری بھی اسی کلام کے اسیر ہو کر رہ گئے ہیں۔ ایک مہربان سے چند ملاقاتیں ہوئیں، گفتگو سے اندازہ ہوا کہ نہایت منجھے ہوئے عالم، درسیات کے اچھے فاضل، ماہر نقاد اور سینکڑوں علمی و تحقیقی کتب پر مشتمل ذاتی مکتبہ اور بے پناہ مطالعہ کے مالک ہیں مگر ان کی شناخت ثنا خوانِ رسول اور میاں صاحب کا کلام سنانے میں قادر الکلام نعت خوان کی بن گئی ہے۔ محافل نعت و مجالس وعظ میں حضرت میاں صاحب کے کلام کے اس بے پناہ عمل دخل کی وجہ وہاں کے لوگ خوب جانتے ہیں، ہمیں کسی نے بتایا کہ اگر آپ اس کلام کی قدر اور فوائد و تاثیرات دریافت کرنا چاہتے ہیں تو مولانا صاحبزادہ ابوبکر صاحب سے پوچھیے۔ راقم کی دو ایک پروگراموں میں ان سے ملاقات ہوئی ان سے میاں صاحب کا کلام بھی ان کی تقریر میں سنا مگر پوچھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ ہاں البتہ راقم نے یہ محسوس کیا کہ جب بھی کوئی مقرر یا نعت خواں میاں صاحب کا کلام پڑھتا تو ملکہ برطانیہ کی روح وجد میں آجاتی اور اس کی تصویروں والے کھنکتے ہوئے اوراق مقرر یا نعت خواں کے سر کا طواف کرتے ہوئے بکثرت قدموں میں گرنے لگتے۔

برطانیہ میں محافل میلاد و سیرت کی ایک خاص بات یہ بھی دیکھنے میں آئی کہ لاؤڈ اسپیکرز زیادہ دیر مقررین کا ساتھ نہیں دے پاتے تھے۔ بعض مقررین کی گرج دار آوازوں سے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے انہوں نے لینز (Lenses) کی طرح آلاتِ مکبر الصوت اپنے گلوں میں فٹ کرا رکھے ہوں۔ بعض مقرر ایسے بھی تھے جن کے پیروں میں غالبا سپرنگ لگے تھے جو انہیں تقریر کے دوران ہائی اور لو جمپنگ میں مدد دیتے تھے۔ اور یوں ان کی دورانِ تقریر اچھل کود مجلس کو ہلا کر اور ان کی آواز بلاخیز اہلِ مجلس کے دل دہلا کر رکھ دیتی تھی۔ راقم کو ایک میزبان دوست نے بتایا کہ جس طرح کمزور مرد گوریوں کے اس ملک میں ناکام ہیں ایسے ہی کمزور مقرر اور علم و دانش پر مبنی ڈھیلے ڈھالے انداز کے لیکچر اور میٹھی میٹھی سی تقریریں اس ملک میں بے سود ہیں یہاں ایسی ہی تقریریں کامیاب اور بہترین قرار پاتی ہیں جن کی گھن گرج سے مائیک بند ہو جائیں، زمیں پھٹ جائے اور چھتیں بھک سے اڑ جائیں۔ یہ سنتے ہی مجھے خیال آیا کہ تب تو میری وہ ساری تقریریں یوں ہی اکارت گئیں اور بے سود رہیں جن میں میں نے حلق و حنجرہ کے زور پر دعوت و تبلیغ کے کام کو کنڈم کرتے ہوئے عقل و دانش کے زور پر اسلام کے کاز کو آگے بڑھانے پر زور دیا تھا اور محض

جوشیلی تقریریں سننے سنانے اور نعرہ زنی کے عمل کو کارِ زیاں قرار دیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون.........لندن کی ایک محفل سے واپسی پر اثنائے سفر میں نے ایک نوجوان سے پوچھا کہ محفل کیسی رہی؟ اس نے کہا حسبِ معمول بے سود۔ میں نے کہا کیوں اور کیسے؟ اس نے کہا کہ اس طرح کی محافل عرصہ پچاس برس سے ادھر ہو رہی ہیں مگر عوام میں کوئی تبدیلی یا انقلاب پیدا نہیں ہوا، نہ مزاج بدلے نہ سوچ وفکر کے زاویے بدلے، نہ اخلاق بدلے نہ کردار سازی ہوئی، بلکہ بدکرداری میں روز افزوں اضافہ ہی ہوا ہے، مقررین و منتظمین کا دعوی ہے کہ ان تقاریر سے عشق رسول اور حب مصطفیٰ میں اضافہ ہوتا ہے، اگر ایسا ہی ہے تو شراب، خنزیر کے گوشت اور حرام کھانوں کی سپلائی کا کاروبار کرنے والے مسلمان حب مصطفیٰ میں ایسے کاروبار سے تائب ہو کر کچھ اور کر رہے ہوتے، ڈرگ مافیا کا بڑا حصہ مسلم نوجوانوں پر مشتمل ہے یہ نہ ہوتا، بغیر شادی کے بوائے فرینڈز کے ساتھ رہنے والی لڑکیوں میں اب مسلم بچیوں کی تعداد بھی کم نہیں اور گھر سے بھاگ کر کسی آشنا کے ساتھ بے نکاحی بیویاں بننے والی اب صرف گوریاں نہیں ان میں کالیاں بھی ہیں، جو ایسے گھرانوں ہی کی چشم و چراغ ہیں جو محافل نعت ومیلا دسجانے میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ (دروغ برگردنِ راوی) اب مسلم گھرانوں میں بھی ایسے بچے پرورش پارہے ہیں جن کے والد کوئی نامعلوم (Un-known) ہیں۔اور اسقاطِ حمل کے کلینکس کی پیشنٹ لسٹوں میں اب مسلم فیلمیز کی شہزادیاں بھی شامل ہیں۔ اس نوجوان نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا بتایئے ان محافل کا اثر کیا ہوا...............

اہلِ علم وقلم حضرات سے درخواست

مجلہ فقہِ اسلامی وقتاً فوقتاً مختلف علمی موضوعات پر لکھنے کی جانب اہلِ قلم کی توجہ مبذول کراتا رہتا ہے۔ مگر افسوس کہ اہلِ سنت (بریلوی مکتبِ فکر) کے اکثر و بیشتر اہلِ قلم کو ہنوز چند معروف موضوعات ہی سے فرصت نہیں۔ جن میں تیجا دسواں، چالیسواں، شبِ قدر وشبِ برات کے فضائل، روزہ ورمضان کے فضائل، بزرگانِ دین کے شمائل، صوفیاء کرام کے سوانح وکراماتِ اولیاء، سنی دیوبندی اختلافی مباحث، مزارات کی حاضری کے آداب، چادر شریف، گاگر شریف اور جبہ شریف کے فضائل، زیارتِ موئے مبارک کے فضائل، وغیرہ.....شامل ہیں۔ جب کبھی یاد دہانی کے لئے اصحابِ علم وفضل کو عریضہ ارسال کیا جاتا ہے، جواب نہیں ملتا۔ بعض مدارس و دار العلوموں کا حال یہ ہے کہ کسی جدید فقہی موضوع سے متعلق فتوی لینے غلطی سے کسی کو بھیج دیں تو جواب ملتا ہے کہ کیا ہم انہی فضول کاموں کے لئے فارغ بیٹھے ہیں۔ غرضیکہ اہلِ علم وقلم کو علمی و تحقیقی مضامین کی طرف توجہ کی فرصت ہے نہ ضرورت محسوس کی جارہی ہے۔ فقہی مضامین میں زیادہ تر فقہ العبادات پر ہی زور ہے اور معاملات سے مسلسل اغماض برتا جارہا ہے۔ بعض علمائے کرام کی خدمت میں ہم نے گزارش کی کہ کوئی مضمون جدید فقہی موضوعات پر عنایت

☆ الامور بمقاصدھا ☆ اعمال کے احکام ان کے مقاصد کے مطابق ہوتے ہیں ☆